PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION

COMBINED COMPETITIVE EXAMINATION FOR RECRUITMENT TO THE POSTS OF PROVINCIAL MANAGEMENT SERVICE -2020

SUBJECT: URDU (PAPER-I)

TIME ALLOWED: THREE HOURS — **MAXIMUM MARKS: 100**

NOTE:
i. All the parts (if any) of each Question must be attempted at one place instead of at different places.
ii. Write Q. No. in the Answer Book in accordance with Q. No. in the Q. Paper.
iii. No Page/Space be left blank between the answers. All the blank pages of Answer Book must be crossed.
iv. Extra attempt of any question or any part of the question will not be considered.

نوٹ: صرف پانچ سوالوں کے جواب دیجیے۔ ہر حصے میں سے کم از کم ایک سوال کا جواب لکھنا لازمی ہے۔

حصہ اوّل

1- ''دونوں صاحب کمال ہیں، مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام ''آہ'' ہے اور مرزا صاحب کا کلام ''واہ'' ہے۔ اس قول کی روشنی میں میر و سودا کے کلام کا موازنہ کیجیے۔ (20)

2- ''خواجہ میر درد کو بجا طور پر شاعرِ تصوّف کہا جاتا ہے۔'' آپ اس بیان سے کہاں تک اتفاق کر سکتے ہیں؟ (20)

3- ''اگر یہ کہا جائے کہ ترقی پسند افسانوی ادب کے لیے پریم چند نے زمین ہموار کی تھی تو کچھ غلط نہ ہوگا۔'' اس بیان کی روشنی میں قیامِ پاکستان تک اہم ترقی پسند ناول و افسانہ نویسوں کے نام اور ان کی کتابوں کا ذکر کیجیے۔ (20)

حصہ دوم

4- ''میر امن کی داستان ''باغ و بہار'' اردو نثر کا سب سے قیمتی سرمایہ تسلیم کی جاتی ہے۔'' اس قول کی تائید میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے کردار پر روشنی ڈالیے۔ (20)

5- بشمول سرسید احمد خاں وہ کون سے عظیم نثر نگار تھے جنھیں جدید اردو نثر کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے؟ ان میں سے کسی دو کی تفصیل مع ان کی تصانیف کے ناموں کے بیان کیجیے۔ (20)

6- اردو ڈرامے کی تاریخ میں سید امتیاز علی تاج کے مقام و مرتبہ کا تعین کیجیے۔ (20)

حصہ سوم

7- انجمن پنجاب کی تشکیل کب اور کن حالات میں ہوئی؟ اردو شاعری میں نظم نگاری کو رواج دینے میں انجمن پنجاب کی خدمات کا جائزہ پیش کیجیے۔ (20)

8- اردو میں کلاسیکیت اور رومانویت کی تحریکوں کی خصوصیات کا موازنہ کرتے ہوئے ان کی خدمات کا جائزہ لیجیے۔ (20)

9- اردو شعر و ادب کی ترویج و اشاعت میں حلقۂ اربابِ ذوق کی تحریک کا کیا کردار رہا ہے۔ ابتدا سے تا حال مختصر طور پر روشنی ڈالیے۔ (20)

10- ''ہم مزاح کے عہدِ یوسفی میں جی رہے ہیں۔'' اس قول کی روشنی میں مشتاق احمد یوسفی کی مزاح نگاری کا جائزہ پیش کیجیے۔ (20)

PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION

COMBINED COMPETITIVE EXAMINATION
FOR RECRUITMENT TO THE POSTS OF
PROVINCIAL MANAGEMENT SERVICE -2020

SUBJECT: URDU (PAPER-II)

TIME ALLOWED: THREE HOURS **MAXIMUM MARKS: 100**

NOTE:
- i. All the parts (if any) of each Question must be attempted at one place instead of at different places.
- ii. Write Q. No. in the Answer Book in accordance with Q. No. in the Q. Paper.
- iii. No Page/Space be left blank between the answers. All the blank pages of Answer Book must be crossed.
- iv. Extra attempt of any question or any part of the question will not be considered.

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر جامع مضمون لکھیے۔ 20 نمبر

(الف) پاکستان کی ترقی میں تارکین وطن کا کردار
(ب) فنی تعلیم کا فقدان، بڑھتی ہوئی بیروزگاری کا سبب ہے۔
(ج) بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی: اسباب اور سدباب
(د) فنون لطیفہ کا فروغ اور معاشرتی ہم آہنگی

سوال نمبر 2: قومی اخبار کے ایڈیٹر کے نام خط لکھ کر اسے ٹریفک حادثات کی زیادتی پر تشویش اور تدارک کے لیے تجاویز دیجیے۔ 10 نمبر

سوال نمبر 3: ''چند ہم عصر'' اُردو خاکہ نگاری کے ابتدائی دور کی تصنیف ہونے کے سبب خاکہ نگاری میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے، دلائل کے ساتھ اتفاق یا اختلاف کیجیے۔ 15 نمبر

یا

پطرس بخاری کے اکثر مضامین کردار، فضا، تفہیم، ابتداء اور انتہاء کے اعتبار سے افسانے کے فن سے خاصہ قریب ہیں ''مضامین پطرس'' کے حوالے سے مدلل بحث کریں۔

سوال نمبر 4: ''ایران میں اجنبی'' صرف راشد کی شاعری ہی میں سنگ میل کی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ ہیئتی و تکنیکی معیار کے اعتبار سے بھی آزاد نظم کی تاریخ میں اس کی حیثیت سنگ میل کی ہے، بحث کریں۔ 15 نمبر

یا

نظیر اکبر آبادی نے ''غزل'' کے دور میں ''نظم'' کی اہمیت اور افادیت ثابت کر دی، تائید یا تردید دلائل سے کیجیے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل اشعار کی تشریح کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیں۔ 15 نمبر

قوم گویا جسم ہے، افراد ہیں اعضائے قوم — منزلِ صنعت کے رہ پیما ہیں دست و پائے قوم
محفل نظم حکومت، چہرۂ زیبائے قوم — شاعر رنگیں نوا ہے دیدۂ بینائے قوم
مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

یا

عشرتِ قتل گہ اہلِ تمنا، مت پوچھ — عیدِ نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا
لے گئے خاک میں ہم داغِ تمنائے نشاط — تو ہو اور آپ بہ صد رنگ گلستاں ہونا
عشرتِ پارۂ دل، زخمِ تمنا کھانا — لذتِ ریشِ جگر، غرقِ نمکداں ہونا

ورق اُلٹیے

سوال نمبر 6: مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح نظم کے حوالے سے کریں، نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی تحریر کیجئے۔ **10 نمبر**

بنی سنگ مرمر سے چو پڑ کی نہر
گئی چار سو اس کے پانی کی لہر
قرینے سے گرد اس کے سرو سہی
کچھ اک دور دور اس سے سیب و بہی
کہوں کیا میں کیفیت دار بست
لگائے رہیں تاک واں نے پرست
ہوائے بہاری سے گل لہلہے
چمن سارے شاداب اور ڈہڈہے

سوال نمبر 7: درج ذیل اقتباس کی تلخیص کیجئے جو اصل عبارت کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔ اس کا عنوان بھی تجویز کیجئے۔ **15=10+5 نمبر**

کائنات نہ تو اتفاقاً یا کسی حادثے کے نتیجے میں وجود آئی ہے اور نہ خود بخود پیدا ہوئی۔ بلکہ اس کی تکوین و تخلیق میں غضب کا نظم و ضبط کارفرما ہے اور یہ کائنات چل رہی ہے۔ آسمان ہو یا زمین، ستارے ہوں یا سیارے، سورج ہو یا چاند، انسان ہو یا حیوان، نباتات ہو یا جمادات، پانی ہو یا ہوا، دن ہو یا رات، غرض کہ کائنات کے تمام مظاہر قدرت کے لگے بندھے نظام کے اسیر نظر آتے ہیں۔ نظامِ قدرت کے تحت جس گوشے کو جو ذمہ داری تفویض کی گئی ہے وہ اسے باقاعدگی سے ٹھیک ٹھیک انجام دے رہی ہے۔ سورج کا طلوع و غروب نظم و ضبط کا پابند ہے۔ نظامِ شمسی میں سیاروں کی گردش نظم ضبط کی پابند ہے۔ چاند کا گھٹنا بڑھنا نظم و ضبط کا پابند ہے۔ زمین کی روزانہ اور سالانہ گردش نظم و ضبط کی پابند ہے۔ اس نظم و ضبط کے حوالے سے ہر چیز کے لیے جو رفتار جو وقت اور جو راستہ مقرر ہو چکا ہے اس میں ذرا سا فرق نہیں آتا۔ روئے زمین پر نباتات، جمادات اور حیوانات قدرت کے مخصوص نظم و ضبط کے تابع ہیں۔ کہ وہ اسی نظم و ضبط کے مطابق آفرینش، ارتقاء اور فنا کے مرحلوں سے گزرتے ہیں۔ ہواؤں کی جولانی ہو یا ندی نالوں کی روانی، دریاؤں کی طغیانی ہو یا پہاڑوں کی آتش فشانی، صحراؤں کی ریگ دامانی ہو یا برف زاروں کی خشک سامانی، سب کے اندر قدرت کا مقرر کردہ نظم و ضبط کارفرما نظر آتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ خالق کائنات نے اس کائنات کی ایک ایک شے کے لیے ایک خاص ضابطہ، ایک خاص اصول نظم و ضبط مقرر کر دیا ہے۔ جس سے وہ ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتی۔